CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعرات 7- ستمبر 2000ء - 8 جمادی الثانی 1421 ہجری - 7 تبوک 1379 ھش جلد 50-85 نمبر 203

جسمانی اور روحانی صحت کی دعا

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریرؓ کو ایک مہم پر روانہ فرمایا- انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا- حضورؐ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور دعا کی اے اللہ اس کو مضبوط اور طاقتور کر دے اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا-

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذی الخلصہ)

جلسہ سالانہ جرمنی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب: 27- اگست 2000ء

چہرے پر نظر پڑتے ہی کہا یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں

ازالہ اوہام پڑھنے سے پہلے دعا مانگی خدایا مجھے حق پر قائم کر یہ دعا فوراً قبول ہو گئی

حضرت مسیح موعود نے میرا مشرکانہ نام تبدیل کر کے عبدالعزیز رکھ دیا

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط اول)

مئی مارکیٹ من ہائم جرمنی- 27- اگست 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی میں اختتامی خطاب فرمایا جس میں رجسٹر روایات (رفقاء) سے حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان فرمائے- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب ایم ٹی اے نے جلسہ جرمنی کی جلسہ گاہ سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- اس کے ساتھ کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب سے پہلے سورہ صف کی آیت 15 تلاوت فرمائی-

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مضمون جو آج بیان کیا جا رہا ہے یہ رجسٹر روایات (رفقاء) سے لیا گیا ہے- ان (رفقاء) کی سادہ زبان میں جس طرح انہوں نے بیان کیا اسی طرح بیان کیا جا رہا ہے- بعض جگہ سمجھانے کی خاطر عبارت میں معمولی تبدیلی کی گئی ہے-

حضرت صوفی نبی بخش صاحب ولد میاں عبدالصمد احمد صاحب راولپنڈی

آپ نے 1886ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی اور 1891ء میں بیعت کی- آپ فرماتے ہیں کہ خاکسار پہلے پہل اکتوبر 1886ء میں قادیان آیا- قادیان آنے کا اتفاق اس طرح ہوا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار شائع کیا کہ آپ کو اللہ نے بتایا ہے کہ آپ کو ایک لڑکا عطا کیا جائے گا جو قوموں کی برکات کا اور رحمت کا موجب ہوگا- آپ کے خلاف لیکھرام پشاوری نے بھی ایک اشتہار شائع کیا- اس امر کی تحقیق کے لئے میں قادیان گیا- پھر ایک عرصہ بعد حضرت مسیح موعود نے فتح اسلام' توضیح مرام اور ازالہ اوہام نامی تین رسائل شائع کئے ان کتب نے دنیا میں ایک تغیر برپا کر دیا- اور علماء نے آپ کے مخالفانہ فتوے شائع کئے- اس کے بعد آپ نے ایک اور رسالہ آسمانی فیصلہ کے نام سے شائع کیا-

پہلا جلسہ سالانہ

قادیان میں اس وقت پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں 80 یا کچھ کم احباب شامل ہوئے- حضور کا منشاء یہ تھا کہ آپ کو منہاج نبوت پر آزمایا جائے- میں ان دنوں انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ تھا اور آنریری خدمات بجا لایا کرتا تھا- جب میں قادیان پہنچا تو دیکھا کہ انجمن حمایت اسلام کے کئی کارکن موجود تھے- ان میں حاجی شمس الدین صاحب سیکرٹری اور دیگر معزز احباب شامل تھے- اس جلسہ میں آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا- جہاں تک مجھے یاد ہے یہ مضمون حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھ کر سنایا- یہ جلسہ بڑی (بیت الذکر) میں جسے آجکل (بیت) اقصیٰ کہتے ہیں- منعقد ہوا- سب سے آخر پر حضور تشریف لائے- جب میری نظر آپ پر پڑی تو مجھے فوراً بجلی کی طرح یاد آیا کہ میں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں 1882ء میں خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا آپ کی شکل ہو بہو وہی ہے اور آپ نے وہی لباس پہنا ہوا ہے جو خواب میں پہنا ہوا تھا- حضرت مسیح موعود بیت اقصیٰ کے دروازے کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے جو بھی گزرتا اس سے مصافحہ فرماتے- میں نے سب سے آخر میں مصافحہ کیا- کیونکہ میں ایک خاص بات حضور سے پوچھنا چاہتا تھا- میں نے عرض کیا کہ میں نے پہلے سے ایک ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے- میرے لئے کیا حکم ہے- حضرت صاحب نے فرمایا اگر تو جس کی بیعت کی ہے وہ نیک ہے تو بیعت نورٌ علی نور ہو گی اگر وہ نیک نہیں تو فسخ ہو جائے گی اور ہماری رہ جائے گی- میں نے عرض کیا حضور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں- آپ نے فرمایا ہم خود آپ کو بلائیں گے- چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد حضور کا خادم حامد علی مجھے بلا کر لے گیا اور میں نے حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی-

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب ولد میاں امام الدین صاحب سکنہ اوجلہ متصل گورداسپور

آپ نے 1892ء میں بیعت و زیارت کی- آپ بیان فرماتے ہیں کہ جب 1891ء میں میری تبدیلی موضع سیکھواں میں ہوئی تو میری واقفیت جمال دین صاحب' امام دین صاحب اور خیر دین صاحب سے ہوئی- انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کا دعویٰ مسیحیت اور مہدویت پیش کیا-

مسلسل صفحہ 2 پر

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے طالب علم کا اعزاز

○ عزیزم معین احمد طاہر صاحب ابن مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر نے فیصل آباد بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے جنرل گروپ کے امتحان منعقدہ مئی جون 2000ء میں 837 نمبر حاصل کر کے فیصل آباد بورڈ کے کالجز میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے- یاد رہے اس گروپ میں اول آنے والے طالب علم کے حاصل کردہ نمبر 838 ہیں-

مورخہ 2000-8-31 کو زرعی یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں بورڈ کی طرف سے منعقدہ تقریب میں صوبائی وزیر سماجی بہبود محترمہ شاہین عتیق الرحمان صاحبہ نے عزیزم معین احمد طاہر کو اس کامیابی پر میڈل' -/2000 روپے نقد اور دیگر انعامات سے نوازا-

دعا ہے کہ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو آمین ثم آمین-

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت نگران جائیداد

نظامت جائیداد صدر انجمن ربوہ کو محکمہ مال کے تجربہ کار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے کارکن کی ضرورت ہے خواہش مند حضرات اپنے صدر یا امیر صاحب جماعت متعلقہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواست 20 ستمبر 2000ء تک ناظم جائیداد کے نام دفتر ہذا کو ارسال فرماویں-

(ناظم جائیداد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چونکہ میرے دل میں کوئی بغض وعداوت نہ تھی للذا میں نے کوئی برا نہ منایا۔ لیکن یہ سوچا کہ یہ مولوی کیوں برا مناتے ہیں۔ اس کی وجہ تھی کہ میرے آباء واجداد مولویوں سے بوجہ دینداری محبت رکھتے تھے اور میں بھی ایسا ہی کرتا تھا۔ اس کے بعد مجھے حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام ملی۔

دعا فوراً قبول ہوئی

میں نے کتاب پڑھنے سے پہلے دعا مانگی اے خدایا میں نادان ہوں بے علم ہوں۔ جو حق ہے اس پر مجھے قائم کردے۔ یہ دعا اتنی جلدی قبول ہوئی کہ جب میں نے ازالہ اوہام پڑھی تو اس کے پڑھنے سے دل کو بے حد اطمینان ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی صداقت میں کوئی شک نہ رہا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایمان بڑھتا گیا۔

یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں

پھر میں زیارت کے لئے قادیان گیا اور میاں خیرالدین صاحب کے ساتھ آیا۔ حضور کی زیارت کی۔ دل میں اتنا اطمینان اور تسلی تھی کہ یہ شکل جھوٹ بولنے والی اور فریب والی نظر نہیں آتی۔ میں نے میاں خیرالدین سے کہا کہ میں نے کبھی حضرت مسیح موعود کی گستاخی نہیں کی۔ اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہوا ہو تو میں توبہ کرتا ہوں۔ یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں امید ہے کہ میاں خیرالدین کو یہ بات یاد ہو گی۔ سیکھواں میں ایک مہر صاحب تھے۔ اگرچہ وہ پہلے میاں جمال الدین، میاں امام الدین سے مل چکے تھے مگر بوجہ ان کو موحد خیال کرنے کے ان سے اختلاف رکھتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا موحد کا یہ مطلب نہیں کہ توحید کو مانتے تھے بلکہ یہ کہ وہابیوں کو موحد کہا جاتا تھا اور ان سے نفرت تھی۔ تاہم بعد میں میرا اور مہر صاحب کا عقیدہ اور خیال جماعت کے ساتھ ہو گیا۔ 1892ء میں خاکسار نے اور مہر صاحب نے بیعت کر لی۔ ہم کہا کرتے تھے کہ ہم جڑواں ہیں۔ یعنی ہم نے اکٹھے احمدیت قبول کی ہے۔ اس کے بعد ہم قادیان حضور کی زیارت کے لئے آتے جاتے رہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ میرا پہلا نام مشرکانہ تھا میں نے یہ نام تبدیل کرنے کی بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ وہی نام چلتا رہا۔ حضرت مسیح موعود نے میرا نام تبدیل کر کے عبدالعزیز رکھ دیا۔ میں نے دعا کی کہ خدایا اب یہی نام میرا ہو جائے اور میرا پرانا نام ایسا مٹا دے کہ کسی کو اس کا پتہ ہی نہ چلے۔ یہ دعا خدا کے حضور قبول ہوئی اب یہی نام ہر جگہ موجود ہے۔ سرکاری کاغذات اور پٹوار میں بھی یہی نام ہے۔ اور عام طور پر بھی یہی نام مشہور ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو انسان اپنے دنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے۔ پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اس کے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خداتعالیٰ کے قانون قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں۔ وہ سخت نادان ہے جو اس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہئے۔ جس کو اپنے عیب عیب کی شکل میں نظر آجاویں، ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔ پس تم اپنی بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خداتعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ بغیر اس کے کچھ نہیں ہے۔ جو شخص اہل اللہ کے پاس اس غرض سے آتا ہے کہ وہ پھونک مار کر اصلاح کر دیں، وہ خدا پر حکومت کرنی چاہتا ہے۔ یہاں تو محکوم ہو کر آنا چاہئے۔ ساری حکومتوں کو جب تک چھوڑتا نہیں، کچھ بھی نہیں بنتا۔ جب بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی بہت سی شکائتیں بیان کرتا ہے۔ مگر طبیب شناخت اور تشخیص کے بعد معلوم کر لیتا ہے کہ اصل میں فلاں مرض ہے۔ وہ اس کا علاج شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے تمہاری بیماری بے صبری کی ہے۔ اگر تم اس کا علاج کرو، تو دوسری بیماریاں بھی خدا چاہے تو رفع ہو جائیں گی۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خداتعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو۔ اور اس وقت تک طلب میں لگا رہے کہ جب تک غرغرہ شروع ہو جاوے۔ جب تک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہنچاتا، انسان بامراد نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 528 تا 529)

◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆◆

کامیابی کے حصول کے لئے استقلال ضروری ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

انسانوں میں سے بہت سے انسان ست بھی ہوتے ہیں۔ نکمے بھی ہوتے ہیں۔ بے استقلال بھی ہوتے ہیں اور بے ہمت بھی ہوتے ہیں اور ان برے خصائل کے خلاف واعظ لوگ لوگوں کو بہت کچھ کہتے سنتے بھی رہتے ہیں اور ان سے بچنے کی طرف متوجہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اصل ہوشیاری۔ اصل ہمت اور کام کرنے کی طاقت و قوت کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس سے بہت کم لوگ آشنا ہوتے ہیں۔ اسی لئے بعض لوگ غلطی سے بعض باتوں کا نام ہمت ہوشیاری اور کام کرنے کی عملی طاقت رکھ لیتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ عملی طاقت و قوت بہت بڑی چیزیں ہیں اور ان کا حاصل کرنا یا اپنے اندر پیدا کرنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں کیونکہ یہ بڑے صبر اور بڑی محنت کو چاہتی ہیں۔

بہت سے لوگ دنیا میں بعض وقتوں میں بڑے چوکس اور ہوشیار بھی ہوتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ چوکس اور ہوشیار نہیں ہوتے بعض لوگ بعض وقتوں میں بڑے جوش سے کام کرتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے ان کا وہ فعل اس امر پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ وہ بڑے ہمت والے اور اولوالعزم ہیں۔ اور نہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان کے اندر عملی طور پر کام کرنے کی طاقت اعلیٰ حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیونکہ ان کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے ہانڈی کا ابال، ہانڈی جب چولہے پر چڑھی ہو تو اس میں ابال آتا ہے۔ مگر وہ ابال قائم رہنے والی چیز نہیں ہوتی۔ ذرا ڈھکنا اتارو۔ وہیں بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال جو ان کی ہمت چستی اور ہوشیاری پر یا ان کے اندر عملی طاقت کے موجود ہونے پر بظاہر دلالت کرتے ہیں درحقیقت ہنڈیا کے ابال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ میرے خیال میں تو دنیا میں کوئی بھی ایسا انسان نہیں جس پر کسی نہ کسی وقت جوش اور چستی کی حالت نہ گذرتی ہو۔ جس طرح ہر وہ ہنڈیا جو آگ پر رکھی جاتی ہے ابلتی ہے اسی طرح ہر وہ انسان جو دنیا میں کام کرتا ہے کبھی نہ کبھی جوش دکھاتا ہے لیکن باوجود اس کے نہیں کہہ سکتے کہ وہ بڑا کام کرنے والا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا جوش وقتی ہے۔ وقتی جوش بے شک ایک حد تک مفید ہوتا ہے اور اکثر کام دے جاتا ہے لیکن اس سے وہ نتائج نہیں نکل سکتے۔ جو استقلال کے ساتھ کام کرنے سے نکلتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح جو نتائج نکلتے ہیں وہ وقتی جوش کی نسبت بہت بڑے ہوتے ہیں۔

(خطبات جمعہ جلد اول ص 418)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے (خواجہ حسن نظامی)

قوم ودیں کا افتخار۔ حضرت مسیح موعود کو غیروں کا خراج تحسین

ان کی ہدایت و رہنمائی مردہ روحوں کیلئے واقعی مسیحائی تھی

سید ممتاز علی صاحب

سید ممتاز علی صاحب امتیاز نے لکھا۔ "مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کرلیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم' بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے لیکن ان کی ہدایت و رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان جلد 3 نمبر 10 ص 383' 1908ء)

منشی سراج الدین صاحب

منشی سراج الدین صاحب (والد مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار "زمیندار" نے لکھا۔

"مرزا غلام احمد صاحب 1860ء یا 1861ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپ کی عمر 22' 24 سال کی ہوگی اور ہم چشمدید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔ 1877ء میں ایک شب قادیان میں آپ کے یہاں مہمانی کی عزت حاصل ہوئی۔ ان دنوں بھی آپ عبادت اور وظائف میں اس قدر محو و مستغرق تھے کہ مہمانوں سے بھی بہت کم گفتگو کرتے تھے۔ 1881ء یا 1882ء میں آپ نے براہین احمدیہ کی تصنیف کا اعلان کردیا اور ہم اس کتاب کے اول خریداروں میں سے تھے..... آپ بناوٹ اور افتراء سے بری تھے..... گو ہمیں ذاتی طور پر مرزا صاحب کے دعاوی یا الہامات کے قائل اور معتقد ہونے کی عزت حاصل نہ ہوئی۔ مگر ہم ان کو ایک پکا.... سمجھتے تھے۔"

(بحوالہ بدر 25 جون 1908ء ص 12)

"البشیر" اٹاوہ

"البشیر" اٹاوہ نے لکھا کہ:۔

"اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ حضرت اقدس اس زمانہ کے نامور مشاہیر میں سے تھے۔ اس ترقی علوم و فنون کے زمانہ میں درحقیقت یہ امر کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے کہ ان کے کئی لاکھ راسخ الاعتقاد مرید ایسے تھے جو ان کے ہر ایک حکم کو' ہر ایک پیشگوئی کو' وحی خیال کرتے اور بلاچون چرا تسلیم کرتے تھے ان مریدوں میں عوام الناس اور جہلا پڑھے لکھے غریب و امیر عالم و فاضل اور نئے تعلیم یافتہ غرض کہ ہر درجہ اور ہر حیثیت کے (احمدی) موجود ہیں جو درجہ حضرت اقدس مرزا صاحب کو اپنے مریدوں میں حاصل تھا اور جو اثر کہ حضرت اقدس کا اپنے مریدوں کی جماعت پر تھا اس میں کچھ کلام نہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں نہ یہ اثر کسی مولوی اور نہ کسی عالم و فاضل کو اپنے مریدوں پر تھا اور نہ کسی صوفی اور ولی اللہ کا اپنے مریدوں پر تھا اور نہ کسی لیڈر اور نہ کسی ریفارمر کا اپنے مقلدین پر۔ چونکہ وہ (احمدیوں) کی ایک کثیر جماعت کے پیشوا اور امام برحق تھے للہذا تہذیب مجبور کرتی ہے کہ ہم ان کی عزت کریں اور ان کے انتقال پر افسوس ظاہر کریں۔"

(بحوالہ بدر 20۔ اگست 1908ء ص 2 کالم نمبر 1۔2)

"علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ"
علی گڑھ

"علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ" علی گڑھ نے لکھا:۔

"مرحوم ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے.... 1874 سے 1876ء تک شمشیر قلم عیسائیوں' آریوں اور برہمو صاحبان کے خلاف خوب چلایا۔ آپ نے 1880ء میں تصنیف کا کام شروع کیا۔ آپ کی پہلی کتاب (دین) کے ڈیفنس میں تھی۔ جس کے جواب کے لئے آپ نے دس ہزار روپیہ انعام رکھا تھا.... آپ نے اپنی تصنیف کردہ اسّی کتابیں پیچھے چھوڑی ہیں جس میں سے بیس عربی زبان میں ہیں۔ بیشک مرحوم (دین) کا ایک بڑا پہلوان تھا۔"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان جلد 3 ص 8۔1908ء)

مرزا حیرت دہلوی

"کرزن گزٹ" دہلی کے ایڈیٹر مرزا حیرت علی دہلوی نے لکھا کہ:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں دین کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا.... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں.... اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے.... اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں' مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔"

(بحوالہ "سلسلہ احمدیہ" صفحہ 189)

"یونین گزٹ" (بریلی) میں بھی مرزا حیرت دہلوی کا یہ تبصرہ معمولی تخفیف الفاظ کے ساتھ شائع ہوا۔

(مفصل تبصرہ ملاحظہ ہو الحکم 14 جولائی 1936ء)

"میونسپل گزٹ"

"میونسپل گزٹ" نے لکھا کہ:۔

"مرزا صاحب علم و فضل کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتے تھے۔ تحریر میں بھی روانی تھی۔ بہرحال ہمیں ان کی موت سے بحیثیت اس بات کے کہ وہ ایک (...) عالم تھے نہایت رنج ہوا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایک عالم دنیا سے اٹھ گیا ہے۔"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان جلد 3 نمبر 10۔ 1908ء ص 382)

"آریہ پترکا"

"آریہ پترکا" نے لکھا کہ

"عام طور پر جو (دین) دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت آپ کے خیالات (....) کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے۔ مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی بھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب ہم آریہ سماج کی گزشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں تو ان کا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے۔"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان 1908ء ص 334)

"امرتا بازار پترکا" کلکتہ

"امرتا بازار پترکا" کلکتہ نے لکھا کہ:۔

"وہ فقیرانہ طور پر زندگی بسر کرتے تھے اور سینکڑوں آدمی روزانہ ان کے لنگر سے کھانا کھاتے تھے۔ ان کے مریدین میں ہر قسم کے لوگ فاضل' مولوی' باثر رئیس' تعلیم یافتہ آدمی' امیر اور سوداگر ہیں۔"

"برہم پرچارک"

"برہم پرچارک" نے لکھا کہ:۔

"ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق اور شرافت کے ایک بڑے پایہ کے انسان تھے۔"

"پاؤنیر" الہ آباد

"مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا۔ اور وہ کامل صداقت اور خلوص سے اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان کو خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے..... انہوں نے بشپ ویلڈن (بشپ لیفرائے چاہیئے۔ ناقل) کو.... چیلنج دیا کہ نشانوں میں ان کا مقابلہ کریں.... اور اس مقابلہ کا یہ نتیجہ قرار دیا کہ تا فیصلہ ہو کہ سچا مذہب کون سا ہے.... بہرحال قادیان کا (۔) ایک ایسا انسان تھا جو ہر روز دنیا پر نہیں آیا کرتے' ان پر سلامتی ہو"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان جلد 3 ص 380۔382)

"جیون تت" دیو سماج

"جیون تت" دیو سماج کے سیکرٹری نے لکھا:۔

"وہ (دین) کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت سے عالم تھے۔ سوچنے اور لکھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے کتنی ہی بڑی بڑی کتابوں کے مصنف تھے.... مرزا صاحب اپنے خاص عقائد اور ارادہ کے پکے تھے اس لئے انہیں اپنی راہ میں بہت سخت مخالفتیں اور بدنامیاں سہنی پڑیں مگر وہ ان پر قائم رہے۔"

(بحوالہ بدر 2 جولائی 1908ء صفحہ 1 کالم نمبر 2۔3)

"دی یونٹی اینڈ دی مسٹری"
کلکتہ

"دی یونٹی اینڈ دی مسٹری" نے لکھا کہ:۔

"مرحوم ایک عالم آدمی تھے اور آپ صرف اپنے ہی مذہب سے پوری پوری واقفیت نہ رکھتے تھے بلکہ عیسائیت اور ہندو مذہب کے بھی خوب جاننے

والے تھے۔ آپ کا میگزین جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے اور جس کو بڑی قابلیت سے چلایا جاتا ہے۔ آپ کی طاقت تنقید کی باریکی کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کو بھی مذہبی اتحاد کا خیال تھا..... لیکن آپ نے عیسائیت کے بعض مسائل کی خوب دل بھر کر قلعی کھولی ہے۔..... ایسے آدمی کی وفات قوم کے لئے افسوسناک ہے۔" (ترجمہ)

(بحوالہ تشحیذ الاذہان 1908ء ص 381-382)

خواجہ غلام الثقلین

ماہ دسمبر 1913ء میں بمقام آگرہ آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کا ستائیسواں اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں خواجہ غلام الثقلین نے اپنے خطبہ صدارت میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے اردو کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود کو ان لوگوں کی صف میں شمار کیا۔ جن کو آج اردو زبان میں بطور سند پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً پروفیسر آزاد' مولانا حالی' سرسید احمد خان' پنڈت رتن ناتھ سرشار' داغ' امیر' جلال۔

(دیکھو رپورٹ اجلاس مذکور صفحہ 76)

پھر اسی رپورٹ کے 72 صفحہ پر پنجاب کے انشاء پردازوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کو اردو زبان کے اعلیٰ انشاء پردازوں میں شمار کیا گیا ہے۔

اکبر الہ آبادی

جناب اکبر الہ آبادی نے ایک مرتبہ اپنی محبت والفت کا ثبوت دیتے ہوئے صاف لفظوں میں کہا اگر آج میں مرزا صاحب کو پاتا تو قبول کرتا۔ خدا کی قسم میں ان کو مانتا ہوں اور یہی میری بیعت ہے نیز کہا..... مجھ کو مرزا صاحب کی تحریر سے یقین ہو گیا کہ مسیح مر گئے (ان کا یہ بیان ان کی زندگی میں ہی اخبار "الفضل" 27۔ اکتوبر 1916ء میں شائع ہوا تھا)

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

"مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے..... آپ کی تصانیف..... کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کے تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

(اخبار "منادی" 27 فروری 4 مارچ 1930ء)

مولوی ظفر علی خان صاحب

"ہندو اور عیسائی مذہبوں کا مقابلہ مرزا صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ کیا ہے۔ آپ کی تصانیف "سرمہ چشم آریہ اور چشمہ مسیحی" وغیرہ آریہ سماجیوں اور مسیحیوں کے خلاف نہایت اچھی کتابیں ہیں۔"

(بحوالہ خالد اپریل 96ء)

نور محمد صاحب نقشبندی

"پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا..... تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو' دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے' وہ میں ہوں اور اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔"

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن شریف اصح المطابع دہلی مطبوعہ 1934ء)

مسٹر والٹر ایم اے سیکرٹری آل انڈیا کرسچین ایسوسی ایشن

"مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھتے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور دلکش اخلاق رکھنے والا شخص ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا ہے جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کے لئے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔" (ترجمہ "احمدیہ موومنٹ")

دیوندر ناتھ سہائے

آریہ سماج کی طرح برہمو سماج تحریک کو ناکام بنانے کا سہرا بھی حضرت مسیح موعود کے سر ہے۔ چنانچہ برہمو سماج کے ایک مشہور اپدیشک دیوندر ناتھ سہائے لکھتے ہیں:۔

"برہمو سماج کی تحریک ایک زبردست طوفان کی طرح اٹھی اور آناً فاناً صرف ہندوستان بلکہ غیر ممالک میں بھی اس کی شاخیں قائم ہو گئیں۔ بھارت میں نہ صرف ہندو اور سکھ ہی اس سے متاثر ہوئے بلکہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی۔ روزانہ بیسیوں مسلمان برہمو سماج میں پرویش یعنی داخل ہوئے۔ اس کی دیکھا دیکھی ہمیں معلوم ہے کہ بنگال کے بڑے بڑے مسلم خاندان برہمو سماج کے ساتھ نہ صرف سمت تھے بلکہ اس کے باقاعدہ ممبر تھے لیکن عین انہی دنوں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جو (.....) میں ایک بڑے عالم تھے ہندوؤں اور عیسائیوں کے خلاف کتابیں لکھیں اور ان کو مناظرے کے لئے چیلنج دیا۔ افسوس ہے کہ برہمو سماج کے کسی ودوان نے اس چیلنج کی طرف توجہ نہیں کی جس کا اثر یہ ہوا کہ وہ مسلمان جو کہ برہمو سماج کی تعلیم سے متاثر تھے نہ صرف پیچھے ہٹ گئے بلکہ باقاعدہ برہمو سماج میں داخل ہونے والے مسلمان بھی آہستہ آہستہ اسے چھوڑ گئے۔"

(رسالہ "کومدی" کلکتہ اگست 1920ء) (ہندی سے ترجمہ)

"صادق الاخبار" ریواڑی

"صادق الاخبار" ریواڑی نے لکھا کہ:۔

"..... مرزا صاحب نے اپنی پر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت (دین) کا کماحقہ ادا کر کے خدمت دین (...) میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی (دین) اور معین (....) فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

(بحوالہ تشحیذ الاذہان جلد 3 ص 10)

عبد اللہ ملک
(مشہور سوشلسٹ رہنما)

"مرزا غلام احمد کی تعلیمات اور تنظیم نے یقیناً ایک ایسا گروہ پیدا کیا جو اپنے اندر ایک جذبہ رکھتا تھا۔ جو مذہب سے شیفتگی کا اٹھتے بیٹھتے اظہار کرتا تھا..... دراصل مرزا غلام احمد نے اپنی تصنیفات اور تحریروں کے ذریعے ایک دور میں تہلکہ مچا دیا۔"

("پنجاب کی سیاسی تحریکیں" ص 267' 268 طبع اول ناشر نگارشات پرنٹرز لاہور)

مولانا نیاز احمد خان نیاز فتح پوری مدیر رسالہ "نگار"

"میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے۔ وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھتے تھے اور یقیناً انہوں نے یہ دعویٰ ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔" (رسالہ نگار لکھنؤ اگست 1959ء ص 4)

پھر ایک بار لکھا:۔

"وہ صحیح معنی میں عاشق رسول تھے اور (دین) کا بڑا مخلصانہ درد اپنے دل میں رکھتے تھے..... لوگ منزل تک پہنچنے کے لئے راہیں ڈھونڈنے میں برسوں سرگرداں رہتے ہیں اور ان میں صرف چند ہی ایسے ہوتے ہیں جو منزل کو پا لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں انہیں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی تھے۔"

(نگار بابت جولائی' اگست' ستمبر 1960ء ص 21-22)

نیز لکھا:۔

"بانی احمدیت کے متعلق میرا مطالعہ ہنوز تشنہ تکمیل ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب کی سیرت ان کی تعلیمات' ان کی دعوت اصلاح' ان کے تفہیمات قرآنیہ' ان کے عقائد نظریے اور ان کے تمام عملی کارناموں کو سمجھنے کے لئے کتنا زمانہ درکار ہو گا کیونکہ ان کی وسعت و ہمہ گیری کا مطالعہ "قلزم آشامی" چاہتا ہے اور یہ شاید میرے بس کی بات نہیں۔ تاہم اگر اس وقت تک کے تمام تاثرات کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے پر مجبور کیا جائے تو میں بلا تکلف کہہ دوں گا کہ "وہ بڑے غیر معمولی عزم و استقلال کا صاحب فراست و بصیرت انسان تھا۔ جو ایک خاص باطنی قوت اپنے ساتھ لایا تھا اور اس کا دعویٰ تجدید و مہدویت کوئی پادر ہوا بات نہ تھی۔"

(ماہنامہ "نگار" لکھنؤ نومبر 1959ء)

مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ "اشاعۃ السنہ"

مولوی صاحب نے براہین احمدیہ کے محاسن و کمالات پر ایک زور دار ریویو کیا۔ یہ تاریخی تبصرہ ان الفاظ سے شروع ہوتا تھا۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک..... تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ اور اس کا مؤلف بھی (دین) کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ہفتم نمبر 6 صفحہ 169)

شمس العلماء سید میر حسن مرحوم استاد علامہ اقبال

اپنے ایک مکتوب میں حضرت صاحب کے زمانہ قیام سیالکوٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ادنیٰ تامل سے بھی دیکھنے والے پر واضح ہو جاتا تھا کہ حضرت اپنے ہر قول و فعل میں دوسروں سے ممتاز ہیں۔"

(بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 270)

پھر ایک ملاقات میں چشم پر آب ہو کر فرمایا۔

"افسوس ہم نے ان کی قدر نہ کی۔ ان کے کمالات روحانی کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان کی زندگی معمولی انسان کی زندگی نہ تھی بلکہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں اور دنیا میں کبھی کبھی آتے ہیں۔"

(الحکم 17۔ اپریل 1934ء صفحہ 3)

میر صاحب اپنے ایک بیان میں لکھتے ہیں۔

"آپ عزلت پسند اور پارسا اور فضول و لغو سے مجتنب اور محترز تھے۔"

نیز لکھا:۔

"کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر کھڑے ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار و قطار رویا کرتے تھے۔ ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔" (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 270' 272)

ابنِ رشید

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

کفر کے فتوے

حافظ مومن خان صاحب عنوان بالا کے تحت لکھتے ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ نے جب علم حق بلند کیا تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا امام احمد بن جنبلؒ نے جب حکومت وقت کے خلاف کلمہ حق کا اعلان کیا اور خلق قرآن کے غلط عقیدہ کا انکار کیا تو درباری ملاؤں نے ان پر کفر کا فتویٰ لگا کر بادشاہ وقت کو ان کے قتل کا مشورہ دیا۔ امام غزالی نے جب احیاء العلوم کو تصنیف کیا تو اسی ٹولے نے ان کے خلاف کفر کی مشین چلائی اور احیاء العلوم کو جلا دیا گیا علامہ ابن تیمیہ نے جب توہم پرستی، قبر پرستی دیگر خلاف شریعت امور کے خلاف آواز اٹھائی تو مفاد پرست عناصر نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا صرف یہاں تک نہیں بلکہ فتویٰ صادر ہوا کہ جو شخص ابن تیمیہ کو شیخ الاسلام کہے وہ بھی کافر ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی نے جب اکبر کے الحادو زندقہ کے خلاف جہاد کیا تو یہاں بھی حلوہ خور مولویوں اور مفاد پرست ٹولے نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر کیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ نے جب قرآن کریم کا فارسی میں ترجمہ کیا اور مولویوں کی توجہ عوام کی تربیت کی طرف مبذول کرائی تو ان کے خلاف بھی کفر کا فتویٰ داغا گیا۔

شاہ عبدالعزیز نے جب انگریزوں کے خلاف اپنا تاریخی فتویٰ صادر کیا تو انہیں بھی کفر کے فتوؤں کا سامنا کرنا پڑا امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید اور مجاہد اعظم حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید نے جب ایک اسلامی مملکت قائم کرکے پورے برصغیر وایشیا سے کفر کے خاتمے کے لئے سکھوں اور انگریزوں کے خلاف میدان جہاد سنبھال لیا تو حلوہ خور خواہش پرست اور پیٹ پرست مولویوں نے ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا کر ان کے سینکڑوں غازیوں، مجاہدوں کو مساجد کے اندر خانہ خدا کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے شہید کروایا حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید پر تو کفر کے فتوؤں کی ایسی گرم بازاری ہوئی جس کی مثال پوری تاریخ اسلام میں کہیں بھی نہیں ملتی۔ بقول مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مرحوم 24 ذوالقعد 1248ھ سے لے کر آج تک کم وبیش 172 برس کے طویل عرصے میں شاید ہی کوئی ایسا دن طلوع ہوا جس کی صبح کو اس شہید اسلام کی تکفیر وتضلیل کا کوئی فتویٰ نہ نکلا ہو لعنت اور سب وشتم کا کوئی صیغہ نہ استعمال کیا گیا ہو فقہ وفتاوی کی کوئی دلیل ایسی نہیں جو اس کے کفر کے ثبوت میں پیش نہ کی گئی ہو وہ ابو جہل وابو لہب سے زیادہ دشمن اسلام کفر وضلالت کا بانی بے ادبوں اور گستاخوں کا پیشوا شیخ نجدی کا مقلد وشاگرد بتایا گیا یہ ان لوگوں نے کہا

جن کے جسم نازک میں آج تک اللہ کے لئے ایک پھانس نہیں چبھی جن کے پیروں میں اللہ کے راستے میں کبھی کوئی کانٹا نہیں گڑا (جن کو خون چھوڑ کر اس کا ان کے یہاں کیا ذکر) اسلام کی صحیح خدمت میں پسینے کا ایک قطرہ بہانے کی سعادت بھی حاصل نہیں ہوئی یہ ان لوگوں نے کہا جن کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عزت وعصمت بچانے کے لئے اس نے سر کٹایا کیا اس کا یہی گناہ تھا اور کیا دنیا میں احسان فراموشی کی اس سے بڑھ کر نظیر مل سکتی ہے؟ جس وقت پنجاب میں مسلمانوں کا دین وایمان جان ومال عزت وآبرو محفوظ نہ تھی سکھ اپنے گھروں میں مسلمان عورتیں ڈالتے تھے مساجد کی بے حرمتی ہو رہی تھی اور ان میں گھوڑے باندھے جاتے تھے اس وقت یہ غیرت ایمانی وحمیت اسلامی کے مدعی کہاں تھے؟ مولانا ندوی مرحوم نے ان سطور میں شہید بالاکوٹ کی مظلومیت کا صحیح نقشہ کھینچا ہے۔

ان کے بعد شاہ محمد اسحاق محمد شاہ دہلوی نے جب اس جماعت کو دوبارہ منظم کیا تو یہی فتویٰ ان پر بھی لگایا گیا گزشتہ صدی کے آخر اور اس صدی کے شروع میں جتنے بھی مشاہیر اسلام گزرے ہیں ان میں تو شاید ہی کوئی ان فتوؤں سے بچا ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی جنہوں نے شاملی کے محاذ پر انگریز سرکار کا مقابلہ کیا پھر برصغیر سے انگریز نکالنے اور مجاہدین اسلام پیدا کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈالی تو ان پر بھی یہی کفر کے فتوے داغے گئے بانی تحریک آزادی ہندو تحریک ریشمی رومال شیخ الہند مولانا محمود حسن مولانا عبیداللہ سندھی شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی مولانا خلیل احمد سہارنپوری مفتی کفایت اللہ دہلوی شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی مولانا احمد علی لاہوری مولانا احمد سعید دہلوی نے جب دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد انگریز گورنمنٹ کے خلاف میدان جہاد سنبھال لیا تو حلوہ کی بھوکی مولویت نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے جب توہم پرستی ہندوانہ رسومات کے خلاف آواز اٹھائی تو اسی حلوہ خور پارٹی نے انہیں بھی کافر کہا اسی طرح امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی مولانا شبلی نعمانی الطاف حسین حالی سرسید احمد خان قائد اعظم محمد علی جناح مولانا ابوالکلام آزاد پر بھی کفر کا فتویٰ لگایا گیا شاعر مشرق علامہ محمد اقبال پر جب کفر کا فتویٰ داغا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

مجھ کو تو افرنگ نے سکھا دی ہے زندیقی
اس دور کا ملا ہے کیوں ننگ مسلمانی

مولانا ظفر علی خان پر جب کفر کی مشین چلائی گئی تو انہوں نے ان فتوؤں کے بھاؤ کے متعلق کہا

ٹکے کے ملتے ہیں اب تین تین

مجاہد ملت شورش کاشمیری جب ان فتوؤں کی زد میں آئے تو انہوں نے فتویٰ فروشوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔

تکفیر کی بدبو سے مساجد میں تعفن
سنڈاس ہے واعظ کی خرافات

گنگوہی کے دامن پہ ہیں الحاد کے چھینٹے
نانوتوی کافر ہے؟ یہ سوچو تو خدا را

اسلام کے باغی ہیں؟ دیو بند کے بیٹے
کس نے تمہیں اس فتویٰ فروشی پہ ابھارا

بے روک ہیں ان فتویٰ فروشوں کی زبانیں
اسلاف کی توہین پہ کرتے ہیں گزارا

پھر یہ نہ شکایت ہو کہ گستاخ ہے شورش
جب میں نے قباؤں کو ادھیڑا کہ اتارا

(روزنامہ اوصاف 11/اگست 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"امام اعظم کا مسلک"

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد حسنین نقوی صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان "مذہبی رواداری اور فقہاء کبار" میں تحریر کرتے ہیں:۔

"مذہبی رواداری جہاں سے اپنے عروج کو پہنچتی ہے وہیں سے امام اعظم کا مسلک شروع ہوتا ہے۔ اس کے ثبوت میں امام اعظم کے بارے میں بھی ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیے: امام اعظم کا مسلک ہے کہ اگر کسی شخص میں ننانوے وجہ سے تکفیر ثابت ہو اور صرف ایک وجہ سے ایمان تو اسی ایک وجہ کو ترجیح دی جائے گی۔

ایک مرتبہ امام اعظم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا: "ایک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے لیکن اس کو جنت کی خواہش نہیں، دوزخ کا خوف نہیں، مردار کھاتا، بلا رکوع وسجود نماز پڑھتا ہے، بن دیکھے شہادت دیتا ہے، حق سے بغض اور فتنہ کو محبوب رکھتا ہے، رحمت سے بھاگتا ہے، یہود ونصاریٰ کے قول کی تصدیق کرتا ہے ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام اعظم نے فرمایا کہ وہ مومن ہے کیونکہ اللہ کی خواہش میں اسے جنت کی خواہش نہیں، وہ نار سے نہیں ڈرتا رب النار سے ڈرتا ہے، مچھلیاں جو میسر ہیں کھاتا ہے، نماز جنازہ پڑھتا ہے جس میں رکوع وسجود نہیں، کلمہ شہادت پڑھتا ہے حالانکہ اس نے نہ خدا کو دیکھا اور نہ رسول کو، موت کہ امر حق ہے، اس سے بغض رکھتا ہے تاکہ خوب عبادت کرے اور مال اور اولاد جن کو قرآن نے فتنہ کہا ہے، کو محبوب رکھتا ہے یہود د، نصاریٰ کے اس قول، لیست النصاریٰ علیٰ شیی........ "جو کہ قرانی آیات ہیں، کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ جواب سن کر تمام اہل مجلس آپ کا منہ حیرت سے تکنے لگے۔ امام اعظم مذہبی رواداری، فکر آزادی اور دیگر مجتہدین کے احترام کے کس قدر قائل تھے اس بارے میں امام اعظم بذات خود فرماتے ہیں۔

یہ میری رائے ہے، میری طاقت (علمی قابلیت) کے مطابق، میرے نزدیک یہی احسن رائے ہے، لیکن اگر کوئی اور (مجتہد) میری رائے کی نسبت بہتر رائے پیش کرے تو وہی قبولیت (عمل) کے لئے زیادہ مناسب (اولیٰ) ہے۔

امام اعظم ہی کا ایک قول ہے کہ آپ کے شاگرد امام ابو یوسف آپ کی تقریرات قلمبند کرتے رہتے تھے ایک دن امام نے فرمایا: مجھ سے سنا کرو، لکھا نہ کرو ممکن ہے کہ آج کی بات کل کو غلط ثابت ہو جائے۔"

مذہب ومسلک کے حوالے سے کسی قسم کے جبر واکراہ کے قائل نہ ہونے بلکہ اپنے فتویٰ پر دوسروں کے فتاوی کو ترجیح دینے کے لحاظ سے امام اعظم علیہ الرحمہ کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ اصلاحی رقم طراز ہیں: "امام ابو حنیفہ کے کتنے معتقدین ہیں، جو یہ تصور بھی نہیں کرسکتے کہ ان کی فرمائی ہوئی بات پر انگلی رکھنے کی کوئی گنجائش ہو سکتی ہے؟ لیکن وہ خود یہ فرماتے ہیں کہ جب تک ان کی بات کو کتاب وسنت کی کسوٹی پر اچھی طرح پرکھ نہ لیا جائے اس وقت تک اس کے مطابق فتویٰ نہ دیا جائے۔ الیواقیت والجواہر میں ان کا یہ قول نقل ہوا ہے۔

جو شخص یہ بات معلوم نہ کرسکے کہ ایک بات میں نے کتاب وسنت کی کس دلیل کی بناء پر کہی ہے، وہ میرے قول پر فتویٰ نہ دے۔

(ماہنامہ "پیام" اسلام آباد مارچ 99ء ص 18-19)

موت کا پروانہ

حافظ محمد اکرم طوفانی سیکرٹری نشرواشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا لکھتے ہیں۔

4 اپریل کے انصاف میں جناب ارشاداللہ کمال کے کالم "ناقابل تردید" میں ذوالفقار علی بھٹو کا قادیانیوں کو کافر قرار دینا اور ان کی پھانسی سے متعلق ایک واقعہ نقل کیا گیا۔ اسی قسم کا ایک واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا۔ بے نظیر زرداری جب دوسری مرتبہ برسراقتدار آئی تو اس وقت ایک بیان اخبارات میں بڑے زور شور کے ساتھ آ رہا تھا، کہ ہم ناموس رسالت کے قانون میں نظر ثانی کریں گے اور اس میں

کچھ ترامیم کی جائیں گی' اس سے اقلیتیں بہت ہراساں ہو رہی ہیں۔ ہم نے سرگودھا میں ایک بہت بڑے جلوس کا اہتمام کیا۔ آخری تقریر میری تھی جو صدیق اکبرؓ چوک' جو شربت چوک کے نام سے مشہور ہے' میں ہوئی۔ چونکہ شربت چوک میں پیپلز پارٹی کے جیالوں کی کئی دکانیں تھیں' میں نے اپنی تقریر میں کہا: او پیپلز پارٹی والو! اپنی بہن بے نظیر سے کہہ دو کہ وہ ذوالفقار علی بھٹو شہید ختم نبوت کی بیٹی ہے۔ اگر وہ تحفظ ناموس رسالتؐ کے قانون کی مخالفت کرے گی تو ہم تجھے ایسا سبق سکھائیں گے کہ تیرے باپ کی قبر تو اس لئے بن گئی ہے کہ وہ شہید ختم نبوت تھا اور تیرے جسم کے اس قدر ٹکڑے ہوں گے کہ تجھے پاکستان کی سرزمین بھی قبول نہیں کرے گی۔ آمدم برسر مطلب جلوس منتشر ہو گیا اور بعض دوستوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں کہ مولوی طوفانی نے بھٹو کو شہید ختم نبوت کہہ دیا ہے۔ کچھ دنوں بعد ایک دو ساتھیوں کے ساتھ ہم خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی کو ملنے خانقاہ سراجیہ کندیاں گئے۔ ملاقات میں حضرت نے اچانک سوال کر دیا کہ طوفانی سنا ہے کہ تو نے جلوس نکالا تھا۔ پھر حضرت نے فرمایا' کیا تقریر کی تھی۔ میں نے من و عن جو تقریر شربت چوک میں کی تھی' وہی دہرا دی۔ حضرت نے میری بات سن کر فرمایا: "ہاں بھائی جس دن 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور اسمبلی کے اکثر ارکان نے دستخط کر دیئے تو مفتی محمود اس دن عشاء کی نماز کے بعد دستخطوں کا مسودہ لے کر ذوالفقار علی بھٹو کے پاس گئے تاکہ ان سے بھی دستخط کرا لیں۔ رات نو بجے سے مفتی صاحب گئے ہوئے 12 بجے تک واپس نہ آئے تو دفتر میں منتظر حضرت مولانا یوسف بنوری اور غالباً نورانی صاحب اور بھی جید علماء میرے ساتھ انتظار میں تھے کہ اچانک مفتی صاحب آ گئے' تو ہم نے پوچھا بڑی دیر لگا دی۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ بھٹو دستخط کرنے میں حیل وحجت سے کام لے رہے تھے۔ آخر کار فرمایا' لو مفتی صاحب! میں اپنے موت کے پروانے پر دستخط کر دیتا ہوں اور دستخط کر دیئے اور بعد میں یہی کچھ ہوا"

(روزنامہ انصاف 7۔ اپریل 2000ء)

☆☆☆☆☆☆

اتحاد

محمد اسلم سلیمی صاحب نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان "اتحاد بین المسلمین اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں۔

1953ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک میں بھی تمام مکاتب فکر کے علماء متحد ہو گئے تھے اور 1974ء میں بھی سب فرقوں کے علماء نے مل کر جدوجہد کی اور قومی اسمبلی میں وہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی جس کے نتیجے میں دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

(روزنامہ پاکستان یکم جولائی 2000ء)

☆☆☆☆☆☆

تاریخ سے سبق سیکھیں

قیوم نظامی صاحب لکھتے ہیں۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جب احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے آئینی ترمیم کی تو خوشامدین نے انہیں مجاہد اسلام اور محافظ اسلام کا لقب دینا شروع کر دیا۔ راقم نے ایک اجلاس میں ان سے کہا کہ پاکستان کے عوام نے آپ کو قائد عوام تو تسلیم کر لیا مگر مجاہد اسلام بھی تسلیم نہیں کریں گے لہٰذا مناسب یہ ہو گا کہ آپ سیاست کے میدان میں رہیں اور مذہب کے میدان میں کودنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ جب بھی مذہب کا مسئلہ ہو گا تو لوگ مذہبی راہنماؤں کی طرف دیکھیں گے اور سیاستدان کو مذہبی رول ادا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جناب بھٹو کے خلاف جب قومی اتحاد نے تحریک شروع کی تو اسلامی خدمات ان کے اقتدار کو نہ بچا سکیں۔ میاں نواز شریف کو تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے' وہ ایک سیاستدان ہیں' اگر انہوں نے مذہبی پیشوا بننے کی کوشش کی تو عوام انہیں کسی صورت میں خلیفہ کے طور پر تسلیم نہیں کریں گے اور وہ اپنی سیاسی حیثیت بھی کھو بیٹھیں گے۔ وزیراعظم پاکستان اسلامی شریعت کی معمولی سوجھ بوجھ بھی نہیں رکھتے لہٰذا عوام ان سے کیسے توقع کر لیں کہ وہ ایک ایسے ملک میں جہاں فرقہ واریت اپنے عروج پر ہے' ایک متفقہ شریعت نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ میاں نواز شریف اپنے سیاسی اتحادیوں کو اکٹھا نہیں رکھ سکے' حالانکہ وہ تجربہ کار سیاستدان ہیں۔ ان حالات میں وہ مسجدوں اور امام بارگاہوں میں گولیاں چلانے والے انتہا پسند مذہبی فرقوں کو کیسے متحد رکھ سکیں گے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 21۔ ستمبر 1998ء ص 6)

☆☆☆☆☆☆

قادیانی مسئلہ

ماہنامہ "دفاع" کراچی اگست 1997ء کے ص 40 پر ایک مضمون نگار نے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی سے متاثر ہو کر لکھا ہے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ مگر یہ مسئلہ حل نہ ہوا۔ قادیانیوں کے قتل کو مباح (حلال) قرار دیا گیا مگر یہ ختم نہ ہوئے۔ قتل کے جھوٹے ڈرامے رچائے گئے لیکن بیکار۔ ان سب کوششوں کے باوجود یہ بات سامنے آئی ہے کہ قادیانی جماعت کا سربراہ بڑے فخر سے اعلان کرتا ہے "چشم عالم نے یہ نظارہ آج سے قبل نہیں دیکھا کہ 30۔ لاکھ افراد ایک سال میں کسی مذہب میں داخل ہوئے ہوں۔

ہمارے معاشرے سے دن بدن امن اٹھ رہا ہے۔ بے حیائی اور گناہ زوروں پر پل رہا ہے۔ رشوت' غبن اور فراڈ ہمارے ماتھے پر کلنک ہیں۔ بڑوں بڑوں کے گند کھل کر عوام کے سامنے آ رہے ہیں۔ نائٹ کلب' فیشن شو' ویڈیو اور ڈش کی تباہ کاریاں اخلاقی اقدار کو کچلتے جا رہی ہیں۔ اور ہمارے محترم علماء آپس میں دست و گریباں ہیں۔ عوام سے جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم قادیانیوں کا برطانیہ سے صفایا کر آئے ہیں۔ یہ اچھا صفایا ہے کہ ہر سال گمراہ ہونے والوں کی تعداد دوگنا ہو جاتی ہے۔

قادیانیوں کی روز افزوں ترقی لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا قادیانی مذہب میں داخل ہونا۔ اور دنیا کا قادیانیت کی طرف بڑھتا ہوا میلان۔ بظاہر اس بات کی علامت معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف کھڑا ہے' کیونکہ ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ ساری امت ایک طرف' اور ایک چھوٹی سی جماعت دوسری طرف۔ تیل کی دولت' حکومتوں کا ساتھ' سواد اعظم کا دعویٰ' نتیجہ صفر کفر پھیلتا جا رہا ہے اور یہ مسلمان دن بدن اخلاقی' روحانی' مالی اور دینی انحطاط کا شکار۔ آخر کیوں۔

اگر یہ ساری طاقتیں اور وسائل قادیانیت کا مقابلہ کرنے اور اسے ختم کرنے کے لئے ناکافی ہیں تو پھر ہم سب بارگاہ الٰہی میں گر کیوں نہیں جاتے۔ اس کے مقابل پر ہر مسجد سے یہ اعلان کیوں نہیں ہوتا کہ فتنہ قادیانیت کے قلع قمع کے لئے ساری امت راتوں کو جاگ جاگ کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے کہ اے خدا تو نے ہمیں سارے وسائل عطا کئے لیکن ہم آپس کے اختلافات اور اپنی کمزوری ایمان کے باعث اس فتنہ کو کچلنے میں ناکام رہے ہیں۔ اے خدا تو جانتا ہے کہ قادیانی جھوٹے ہیں۔ اس لئے ہم دردمندانہ دعا کرتے ہیں کہ تو ان کی پشت پناہی اور تائید چھوڑ کر انہیں ذلیل و رسوا کر دے۔ اور ہمیں ان پستیوں سے نکال جن میں گرے ہوئے ہیں۔

میری علماء اور دردمند دل رکھنے والے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اس میدان میں نکلیں اور خدا تعالیٰ کو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کا واسطہ دے کر اس سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مٹھی بھر گروہ کے خلاف ہماری مدد فرمائے اگر ہم نے سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلے پر غور اور عمل نہ کیا تو جس رفتار سے قادیانیت کا یہ سیلاب بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آئندہ چند برسوں میں یہ ساری دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی بہا لے جائے گا۔

اگر علماء حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ قومی اسمبلی نے فیصلہ کر دیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اب اور کسی فیصلے کی ضرورت نہیں تو میری عاجزانہ سی درخواست کا جواب دیں کہ کیا خدا کی ناراضگی اور غضب کی یہ علامات ہیں کہ ایک ایسے گروہ کو ترقی پر ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ جو ساری امت مسلمہ کے فیصلے کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہے اور دوسری طرف اس کی تائید و نصرت اس رنگ میں ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمان جہاں بھی ہے بے سہارا' بے بس اور مغلوب ہے۔ افغانستان میں وہ جہاد کے نام پر ایک دوسرے کو بھون رہا ہے۔ تو اسرائیل اور کشمیر میں ہنود و یہود کا تختہ مشق بن کر رہ گیا ہے۔ کویت اور عراق میں امریکی اسلحے کا نشانہ بن رہا ہے تو پاکستان میں خود ہم وطنوں کی شعلہ زن بندوقوں کی زد میں ہے۔

"پہچان کا معیار"

ایک عدالت میں جناب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو صاحب سے جب ان کے اسلام کی وضاحت طلب کی گئی تو انہوں نے جواباً کہا:

"مائی لارڈ! ایک اسلامی ملک میں ایک کلمہ گو کے عجز کے لئے یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہو گا کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے۔ میرے خیال میں یہ اسلامی تمدن کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ ایک مسلم صدر' ایک مسلم راہنما' ایک مسلم وزیراعظم جسے قوم نے منتخب کیا ہو۔ ایک دن اپنے آپ کو اس حیثیت میں پائے کہ وہ کہے کہ وہ ایک مسلمان ہے......

مائی لارڈ جیسا کہ میں اس سے پہلے کہہ چکا ہوں کہ ایک مسلمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ کلمے میں ایمان رکھتا ہو اور کلمہ پڑھتا ہو۔ اس حد تک بات جا سکتی ہے کہ جب ابوسفیان مسلمان ہوئے اور انہوں نے کلمہ پڑھا تو رسولؐ کے بعض صحابہ نے سوچا کہ اس کی اسلام دشمنی اتنی شدید تھی کہ شاید ابوسفیان نے اسلام کو محض اوپری اور زبانی سطح پر قبول کیا ہو۔ لیکن رسولؐ نے اس سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ جونہی اس نے ایک بار کلمہ پڑھ لیا تو وہ مسلمان ہو گئے۔"

("آخری بیان" از ستار طاہر ص 27 و ص 31)

☆☆☆☆☆☆

صداقت کے دشمن

جناب جمیل احمد عدیل صاحب اپنے ایک مضمون بعنوان "ختم نبوت سب سے خوبصورت نعت" میں لکھتے ہیں:

"ختم نبوت کا انکاری ہر وہ شخص بھی ہے جو محبوب خدا کے مساوی عملاً کسی اور ازم کا پیرو کار ہے۔ کسی اور شخصیت کا معتقد ہے یا کسی ایسے نظام اور انقلابی کا منتظر ہے جو قرآن سے ہٹ کر فوز و فلاح کا انصرام کرے گا......

محترم قارئین! اب ذرا سیاسی خانقاہوں' نام نہاد دانش گاہوں گمراہ کن فہم و فراست کی ٹکسالوں' گدی نشینی کے نام پر رقوم بٹورنے والوں' فرقہ پرستی کی تربیت گاہوں' بدعنوانی اور نفسانی خواہشات کے بتکدوں...... نفرت و تعصب کے زہریلے مکتبوں' تنگ نظری کے مدرسوں' لسانی و صوبائی تفرقات کو ہوا دینے والی مچانوں'...... جرائم کے شہروں' بردہ فروشوں کے اڈوں میں...... ذرا جھانکئے اور دیکھئے کیسی کیسی قیامتیں برپا ہیں۔

ان کمین گاہوں میں چھپے ہوئے یہ سارے انسان خود کو مسلمان کہتے نہیں تھکتے۔ کیا یہ نبی کی منہاج پر چلنے والے ہیں؟ کیا یہ ختم نبوت کے

باقی صفحہ 7 پر

عالمی خبریں عالمی ذرائع ابلاغ سے

جنرل ضیاء کے قتل میں ناجائز پھانسی

بنگلہ دیش کی پارلیمانی کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ بنگلہ دیش کے سابق صدر ضیاء الرحمان کے قتل کے جرم میں جن فوجی افسروں کو پھانسی دی گئی تھی ان کے مقدمے کی سماعت قانون کے مطابق نہیں ہوئی تھی۔ یاد رہے کہ جنرل ضیاء الرحمان کو 20 سال قبل قتل کردیا گیا تھا۔ پارلیمانی کمیٹی نے پھانسی پانے والوں کے لواحقین کو معاوضہ ادا کرنے کی رائے دی ہے۔ ایک فوجی عدالت نے اس قتل کے الزام میں بارہ فوجی افسروں کو پھانسی کی سزا دی تھی۔ ان فوجی افسران کے لواحقین کو 37 ہزار ڈالر فی کس کے حساب سے رقم معاوضے کے طور پر ادا کئے جانے کی سفارش کی گئی ہے۔

امریکی یرغمالیوں کو نہیں چھوڑیں گے

فلپائن کے ابوسیاف گروپ نے اعلان کیا ہے کہ ان کے ساتھی رمزی یوسف کی رہائی تک امریکی یرغمالیوں کو نہیں چھوڑیں گے۔ ابوسیاف نے کہا کہ امریکی شہری جیفری کے معاملے پر فلپائنی مذاکرات کاروں سے کوئی بات چیت نہیں ہوگی ہمارے سیاسی مطالبات پورے کئے جائیں۔

جولائی تک حکومت نہیں چھوڑیں گے

بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ نے کہا ہے کہ میری حکومت آئندہ جولائی تک اقتدار نہیں چھوڑے گی۔ انتخابات نگران حکومت کے تحت 14۔ اکتوبر 2001ء تک کرائے جائیں گے۔

سری لنکا میں لڑائی 317 ہلاک

سری لنکا کے علاقے جافنا میں لنکن فوج نے ایک شدید حملہ کیا اس میں 216 باغیوں سمیت کل 317۔ افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ 479 زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والوں میں فوجیوں کی تعداد 71 ہے ذرائع نے بتایا ہے کہ زبردست گولہ باری کا تبادلہ ہوا۔ تازہ حملے کا مقصد پارلیمانی انتخابات سے قبل جزیرہ کو واپس لینا ہے۔ تامل ٹائیگرز نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے تازہ حملے کا بھرپور انداز میں دفاع کیا اور 101 سرکاری فوجی مار ڈالے۔ ٹائیگرز نے اپنے ہلاک ہونے والوں کی تعداد نہیں بتائی۔

روس جاپان مذاکرات ناکام

روس اور جاپان کے درمیان مذاکرات کا پہلا دور ناکام رہا۔ دسمبر تک امن معاہدہ ہونے کا امکان نہیں ہے۔ جاپانی وزیراعظم یوشیرو موری نے روسی صدر پیوٹن سے مذاکرات میں متنازعہ جزائر پر گفتگو کی۔ صدر پیوٹن نے ان جزائر پر ملکیت کا جاپانی دعویٰ مسترد کردیا۔ جاپان میں جزائر کی واپسی کے حق میں مظاہرہ کیا گیا۔ دونوں لیڈروں کی ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

روس میں بم دھماکہ

روس کے دارالحکومت ماسکو سے 150 کلومیٹر دور جنوب مشرق میں اریازان مارکیٹ میں بم دھماکہ ہونے سے دو۔ افراد ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے۔ کسی نے ابھی تک حادثے کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ عموماً ایسے واقعات کا ذمہ دار چیچن مجاہدوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔

کراڈزک کو گرفتار دیکھنا چاہتا ہوں

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ میں وائٹ ہاؤس چھوڑنے سے قبل سرب نسل پرست لیڈر راڈوان کراڈزک کو گرفتار دیکھنا چاہتا ہوں۔ کراڈزک نے بے شمار بوسنیائی مسلمان قتل کئے۔ امریکہ نے گرفتاری کے لئے پانچ ملین (50 لاکھ) ڈالر کا انعام رکھا ہوا ہے۔ امریکی صدر نے اپنے جرنیلوں کو ہدایت کی ہے کہ میرے وائٹ ہاؤس چھوڑنے سے قبل سرب لیڈر کو گرفتار کیا جائے۔ بین الاقوامی عدالتوں کی طرف سے کراڈزک کو جنگی مجرم قرار دیا جاچکا ہے اور امریکی انٹیلی جنس کے افراد کراڈزک کی گرفتاری کے لئے بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو پہنچ چکے ہیں۔

اسرائیل فلسطین سمجھوتے کی توقع

امریکی نائب وزیرخارجہ ڈینس راس نے کہا ہے کہ امید ہے کہ اسرائیل فلسطین سمجھوتہ جلد طے پاجائے گا انہوں نے کہا کہ میں دونوں رہنماؤں سے مل کر ہی واپس جاؤں گا۔

فجی کے باغی لیڈر کو چھوڑنے سے انکار

فجی کے ایک چیف مجسٹریٹ نے باغی لیڈر جارج سپیٹ اور ان کے ساتھیوں کو رہا کرنے سے انکار کردیا ہے۔ سپیٹ گزشتہ روز جب عدالت میں حاضر ہوئے تو عدالت میں سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ مجسٹریٹ نے سماعت شروع ہوتے ہی ملتوی کردی۔ ان کو ہائی کورٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی تھی کہ باغی لیڈر کو رہا نہ کیا جائے۔

برونڈی میں قیام امن

جنوبی افریقہ کے سابق صدر اور نوبل انعام یافتہ شخصیت نیلسن منڈیلا نے کہا ہے کہ مجھے امید ہے کہ افریقہ کے ملک برونڈی میں قیام امن کا مسئلہ جلد ہی کسی حتمی نتیجے تک پہنچ جائے گا۔ انہوں نے یہ بات سڈنی یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کی تقریب میں کہی۔

عطیہ خون: خدمت بھی ثواب بھی

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ روبینہ ارشد گوندل صاحبہ دختر مکرم میاں محمد ارشد گوندل صاحب آف کوٹ مومن حال سرگودھا کا نکاح ہمراہ مکرم افتخار احمد صاحب سندھو ولد چوہدری اعجاز احمد صاحب سندھو آف چک نمبر 212/گ۔ب ضلع فیصل آباد حال کیلگری کینیڈا مبلغ اٹھارہ ہزار کینیڈین ڈالر پر مکرم محمد اشرف صاحب مربی ضلع سرگودھا نے مورخہ 2000-8-26 کو پڑھا عزیزہ روبینہ ارشد گوندل محترم میاں خدا بخش صاحب گوندل رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑپوتی، حاجی میاں رشید احمد گوندل صاحب مرحوم آف کوٹ مومن کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد حیات مانگٹ صاحب مرحوم آف اونچے مانگٹ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کے والد محترم رانا بن یامین صاحب ریٹائرڈ چونگی محرر بلدیہ ربوہ لمبے عرصہ سے آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہیں نظر نہ ہونے کے برابر ہے چلنے پھرنے میں دقت ہے بغیر سہارے چلنا مشکل ہے ان حالات میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ گزشتہ چند روز سے شدید بیمار ہیں اور راولپنڈی ہسپتال داخل ہیں احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ نازیہ صاحبہ بنت مشتاق احمد صاحب طاہر دارالرحمت شرقی گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھ گڑھی صدر جماعت احمدیہ گڑھ موڑ بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سی۔سی۔یو وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ معجزانہ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم مولوی محمد ابراہیم عابد صاحب صاف مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ ... کے بڑے بیٹے مکرم مبارک احمد خالد صاحب صاف ... عرصہ 9 ماہ سے گردہ کے آپریشن کی وجہ سے سخت بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب اٹھوال صدر جماعت احمدیہ سکرنڈ ضلع نواب شاہ عرصہ ڈیڑھ سال کی علالت کے بعد مورخہ 2000-8-17 صبح گیارہ بجے نواب شاہ ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ جسد خاکی بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 18۔ اگست 2000ء بعد از نماز عصر بیت المہدی گولبازار میں مکرم مقصود احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد معاون ناظر مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ مکرم عبدالرشید طاہر صاحب اٹھوال مربی سلسلہ اور مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب اٹھوال (جنہیں راہ مولا میں جان قربان کرنے کا اعزاز حاصل ہے) کی خوشدامنہ تھیں۔

مرحومہ نہایت مخلص، مہمان نواز، ملنسار اور غریب پرور تھیں۔ خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت رکھتی تھیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 74 سال تھی۔ سوگواران میں اپنے پیچھے خاوند، تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ یونیورسٹی لاء کالج پنجاب یونیورسٹی نے ایل ایل بی پارٹ۔ اے کے لئے داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 16۔ستمبر 2000ء ہے۔

○ یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے بیچلرز اور ماسٹرز کے لئے Self Finance Scheme کی بنیاد پر داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 12/ ستمبر 2000ء ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں ڈان یکم ستمبر 2000ء

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۵

ماننے والے ہیں؟ ان سب نے اپنی اپنی کاذب نبوتیں گھڑ رکھی ہیں۔ یہ سب صداقت کے دشمن ہیں۔ ان کو محسن انسانیت سے کیا نسبت ہے؟

(روزنامہ "دن" لاہور مورخہ 27۔جون 1999ء)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 7 ستمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 7 ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-28
جمعہ 8۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-22
جمعہ 8۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-45

جنگ کا خطرہ رہے گا

وزیر خارجہ عبدالستار نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر حل ہونے تک جنگ کا خطرہ رہے گا۔ بھارت سے مختلف سطحوں پر بات ہوتی رہتی ہے۔ مگر ہم مذاکرات کی بھیک نہیں مانگتے۔ مسائل کا طے شدہ اصولوں کے مطابق حل چاہتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہماری جانب سے جنگ کے بادل نہیں منڈلا رہے۔ بھارتی فوج نے اپنی ترجیحات طاقت کے ذریعے مسلط کرنے کی کوششیں کی تو پاکستان الحمدللہ اپنے دفاع کے قابل ہے۔ امریکہ میں صدر کلنٹن اور واجپائی سے ملاقاتیں جنرل مشرف کے پروگرام میں شامل نہیں۔ وزیر خارجہ نے یہ باتیں جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے روانگی سے قبل لاہور میں کہیں۔

مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ واجپائی

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان مناسب فضا تیار کرے کشمیر سمیت تمام مسائل پر مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ پاکستان وہ اعتماد بحال کرے جس کی اس نے کارگل میں خلاف ورزی کی تھی بھارتی وزیر دفاع نے کہا کہ ہمارے سرحدی دیہات پر گولہ باری بند ہونے تک پاکستان سے بات چیت نہیں ہو سکتی۔

8ء44ارب روپے کی ریکارڈ وصولی

رواں مالی سالی کے پہلے دو ماہ میں 8ء44۔ ارب روپے کے ٹیکس کی ریکارڈ وصولی ہوئی ہے۔ یہ رقم گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے مقابلہ میں 13 فیصد زیادہ ہے۔ دور دراز علاقوں میں اس سلسلہ میں اعداد و شمار موصول ہونے کے بعد اس رقم میں مزید ڈیڑھ ارب روپے اضافہ کا امکان ہے۔

امیر شہریوں سے ٹیکس

حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ امیر کبیر شہریوں کی ٹیکس پروفائل تیار کی جائے گی۔ بچوں کی تین ہزار سے زائد فیس ادا کرنے والے، مہنگے ہوٹلوں میں قیام کرنے والے، مہنگے ہسپتالوں سے علاج کرانے والے، مہنگی گاڑیاں درآمد کرنے والوں کی پروفائل بنے گی۔

شمالی اتحاد کی فرنٹ لائن تباہ

طالبان کا بڑا حملہ ہونے سے اپوزیشن شمالی اتحاد کی فرنٹ لائن تباہ ہو گئی۔ طالبان اب تالقان کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ طالبان نے تین اطراف سے شمالی اتحاد پر دھاوا بول دیا۔ بھاری ہتھیاروں کے استعمال علاوہ فضائی بمباری بھی کی گئی۔

پاکستانی چوکی پر قبضہ کی کوشش ناکام

بھارت کا ایک حملہ پسپا کر دیا گیا پاکستانی چوکی پر قبضہ کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ بھارت کے کئی فوجی ہلاک ہوئے جبکہ متعدد زخمی ہوئے بھارتی فوج نے گلمرگ سیکٹر سے آزاد کشمیر کے علاقوں پر گولہ باری کی تو پاک فوج نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے بھارتی فوج کی فولاد پوسٹ اڑا دی۔ کئی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

بس نالے میں گرنے سے 30 مسافر ہلاک

فیصل آباد سے لاہور جانے والی بس شیخوپورہ کے قریب منڈیالی کے مقام پر جنگلہ توڑ کر نالہ ڈیک کی گہرائیوں میں جا گری جس سے 30۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے بدقسمت بس ٹرالی کو کراس کرتے ہوئے بے قابو ہو گئی۔ یہ بس نیو خان کی تھی اور اس پر 85 مسافر سوار تھے 55 مسافروں کو بچا لیا گیا۔

مسلم لیگ میں اختلافات

مسلم لیگ میں اتحاد پیدا کرنے کی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ کوئی مانے یا نہ مانے پارلیمانی پارٹی کا مشترکہ اجلاس چھ ستمبر کو طے شدہ مقام پرویز الٰہی کی رہائش گاہ پر ہو گا۔ اس کے جواب میں ذوالفقار علی کھوسہ نے مسلم لیگ ہاؤس میں جوابی اجلاس بلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ کھوسہ نے کہا ہے کہ پارٹی صدر اور دیگر عہدیداروں کو بلائے بغیر یہ کیسا پارٹی اجلاس ہو گا۔ یہ شو آف پاور کی منظم کوشش ہے جو ناکام ہو گی۔

آمریت کی گود میں بیٹھنے والے

پاکستان مسلم لیگ کے صدر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ آمریت کی گود میں بیٹھنے والوں کا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں۔ میرے لئے بے لوث کارکن ان موقع پرست لیڈروں سے لاکھ درجے بہتر ہیں جنہوں نے اپنا ضمیر آمریت کے ہاتھ گروی رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بیٹھ کر روشنی کی بے شمار کرنیں دیکھ رہا ہوں۔ نواز شریف نے یہ پیغام مسلم لیگ امریکہ کی ویب سائٹ کے افتتاح پر دیا۔

تین کھلاڑیوں کو جرمانے

تین کھلاڑیوں شاہد آفریدی، عتیق الزمان اور حسن رضا کو 50'50 ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے اور ان کو کینیا کے دورے سے بھی ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ کرکٹ کنٹرول بورڈ نے کہا ہے کہ بورڈ کو ان کے خلاف شواہد نہیں ملے لیکن ان کے کمروں میں خواتین پرستاروں کی موجودگی کی اطلاع درست پائی گئی۔

پارٹیوں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ

نااہل قرار دیئے گئے عہدیداروں کو نہ ہٹانے والی پارٹیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ایسی جماعت انتخابات میں حصہ نہ لے سکے گی۔ نہ اسے کوئی مشترکہ انتخابی نشان ملے گا۔ وزارت قانون کے ذرائع نے بتایا ہے کہ نااہل افراد کو پارٹی عہدیدار رکھنے کی کارروائی میں شریک عہدیداروں کے خلاف چار سے چھ ہفتوں کے اندر کریک ڈاؤن شروع ہو سکتا ہے۔

پیرزادہ نے انکار کر دیا

چیف ایگزیکٹو کے سینیئر و اعزازی مشیر شریف الدین پیرزادہ نے احتساب آرڈی ننس کے عدالتی دفاع سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے درخواست دہندگان سے بھی معذرت کر لی ہے۔ اب حکومت کی نمائندگی اٹارنی جنرل کریں گے

وفاقی کابینہ میں آئی ایس آئی

سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی وفاقی کابینہ میں دراندازی کر چکی ہے۔ عطیہ عنایت اللہ، جاوید اشرف قاضی اور کرنل ٹرسلر کا تعلق آئی ایس آئی سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنرل قاضی تو خود آئی ایس آئی کے سربراہ رہ چکے ہیں ایک بھارتی اخبار میں بے نظیر کے حوالے سے شائع ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تین سال سے قبل الیکشن نہ ہوئے تو ملک ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ عدالتی مینڈیٹ یافتہ فوجی حکمران حکومت نہیں کر سکتے۔

فاروق آدم کے استعفیٰ کی افواہیں

قومی احتساب بیورو کے چیئرمین نے کہا ہے کہ نیب کے چیف پراسیکیوٹر فاروق آدم خان کے استعفے کی خبریں غلط ہیں وہ بدستور کام کر رہے ہیں۔

روپوش ارکان کا سراغ نہ ملا

پاکستان بینڈ کے 8۔ ارکان جو نیویارک میں روپوش ہو گئے تھے ان کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ روپوشی کے لئے پہلے سے منصوبہ بندی کی گئی تھی جس میں پریڈ کمیٹی بھی ملوث ہے ان ارکان نے یوم پاکستان کے موقع پر امریکہ میں پریڈ میں حصہ لیا تھا۔

رجسٹرڈ
سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ
گولبازار ربوہ۔ فون 211434-212434

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے، ہومیو ڈاکٹر
38/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائیٹر رانا حبیب الرحمان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511 - 6330334
پروپرائیٹر:۔ میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی